فتویٰ نمبر:[۷۵۵]　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　تاریخ:[۲۰۲۵/۰۸/۰۵]

دفاعِ شعائر اللہ اعلامیہ کی تائید و توثیق

سوال

ملکِ پاکستان میں شعائر اللہ کے تحفظ اور اس کی توہین کے سدِ باب کے حوالے سے 'قرآن وسنہ موومنٹ پاکستان' کی طرف سے علمائے کرام کی مشاورت اور نگرانی میں ایک علمی دستاویز اور اعلامیہ تیار کیا گیا ہے، جس کا عنوان ہے: 'رسول کریم ﷺ، صحابہ کرام واہل بیت عظام اور شعائر اسلامیہ کی توہین، تنقیص اور تعریض کی شرعی و قانونی حیثیت' جس کا مکمل متن ساتھ منسلک کیا جارہا ہے۔

لجنۃ العلماء للإفتاء کے معزز مفتیانِ کرام اور علمائے عظام سے گزارش ہے کہ اس اعلامیے کو توجہ سے پڑھیں، اگر مفید لگے تو اس کی تائید فرمائیں جزاکم اللہ خیرا۔

جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ، دفاعِ صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم اور تعظیم شعائرِ اسلام کے لیے کوشش وکاوش کرنا امت پر فرض اور ضروری ہے۔ اس ضمن میں ہم 'قرآن وسنہ موومنٹ' کی طرف سے پیش کردہ 'دفاع شعائر اللہ' اعلامیہ کی بھرپور تائید وتوثیق اور تحسین کرتے ہیں۔

افادیت واہمیت کے پیشِ نظر کچھ حک واضافہ کے ساتھ اہم نکات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

❖ ناموسِ رسالت ﷺ اور منصبِ نبوت کا تحفظ

- خاتم الرسل والانبیاء ﷺ کو ہر قسم کے نظریات و شخصیات پر مقدم رکھنا اور ان کی غیر مشروط محبت و اطاعت؛ ناموس رسالت و منصبِ رسالت پر ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے:

"فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا".[النساء:۶۵]

’تیرے رب کی قسم! وہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک وہ تجھے اپنے جھگڑوں میں حَکَم نہ بنائیں، پھر جو فیصلہ تُو کرے، اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور پوری طرح سر تسلیم خم کر دیں‘۔

- حدیثِ نبوی کی حجیت کا انکار کرنا، اس سے انحراف و استہزا بھی توہینِ نبوت کے مترادف ہے۔ اسی طرح کتاب و سنت کے مسلّمات اور اجماعِ اُمت کے خلاف محاذ آرائی سراسر گمراہی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

"وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا". [سورۃ النساء:۱۱۵]

"اور جو شخص رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت ظاہر ہو چکی ہو، اور مومنوں کے راستے کے خلاف کوئی اور راستہ اختیار کرے، تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیتے ہیں جدھر وہ پھرا ہے، اور اسے جہنم میں جھونک دیتے ہیں، اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے"۔

- اسی طرح شانِ رسالت میں صراحۃً وارادۃً توہین، تنقیص اور تعریض کرنا کفر، نفاق، ارتداد، عہد شکنی اور دین دشمنی ہے جس کا مرتکب شرعی اعتبار سے سزائے موت کا حق دار ہے۔

امام ابن المنذر رقمطراز ہیں:

"أجمع عوام أهل العلم على أن من سبّ النبي ﷺ القتل". [الإشراف:۸/۶۰]

’تمام اہلِ علم کا اجماع ہے کہ نبی کریم کو برائی کرنے کی سزا قتل ہے‘۔

اسی طرح اَبو بکر الفارسی کا قول ہے:

"أجمعت الأمة على أن من سبّ النبي ﷺ يقتل حدًا". [السيف المسلول للسبكي:۱۵۶]

’تمام امت کا اتفاق ہے کہ شاتمِ رسول پر قتل کی حد نافذ کی جائے گی‘۔

البتہ اس سزا کا اختیار عدالت اور حکومت کے پاس ہے۔ جیسا کہ کئی ایک ائمہ کرام نے صراحت کی ہے۔ (’المجموع‘ للنووي: ۲۰/۳۴، و۱۸/۴۴۸)

❖ **صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کے متعلق اہل السنہ والجماعہ کا عقیدہ**

- انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد جملہ صحابہ کرام واہل بیت عظام رضی اللہ عنہم واجب الاحترام اور افضل ترین نفوسِ قدسیہ ہیں، جنہیں اللہ تعالی نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت، تبلیغ اور اقامتِ دین کے لیے چنا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ» . [مسند أحمد ۶/۸۴ ط الرسالۃ برقم ۳۶۰۰]

’بے شک اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی، تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو بندوں کے دلوں میں سب سے بہتر پایا، چنانچہ اللہ نے آپ کو اپنے لیے چن لیا اور اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی، تو صحابہ کرام کے دلوں کو بندوں کے دلوں میں سب سے بہتر پایا، لہذا اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نبی کے وزراء (مددگار) بنایا، جو اس کے دین کے لیے جہاد کرتے ہیں‘۔

بعض روایات میں ہے کہ صحابہ کرام علم واخلاص ہر اعتبار سے اس امت کے بہترین لوگ ہیں، جنہیں اللہ تعالی نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے منتخب فرمایا لہذا ان کی فضیلت کو پہچانو اور ان کے آثار کی پیروی کرو۔ [جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر: ص ۲/۹۴۷]

- صحابہ کرام واہلِ بیتِ عظام کو مغفرتِ ذنوب اور جنت کی حتمی بشارتیں، الفائزون، المفلحون، رضي الله عنهم، وكُلًّا وَّعَدَ اللهُ الْحُسْنٰى کی سندیں حاصل ہیں۔ اگرچہ ان کے ایمانی اور اُخروی درجات میں تفاوت ہے، جیسا کہ خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ، اہل بیت، اصحابِ بدر اور اصحابِ شجرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ۔ یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ سے راضی اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أفضل الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم أبو بكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي".[الِاعْتِقَاد للبيهقي:ص:٣٦٨]

امام محمد بن الحسین الآجری رحمہ اللہ اہلِ اسلام کا عقیدہ و منہج بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

’خلافت وفضیلت ہر دو اعتبار سے ہم (اہل سنت) کا مذہب یہ ہے ابو بکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور یہ کہ اہل ایمان اور صحابہ کرام کا یہی موقف ہے، جبکہ رافضیوں اور ناصبیوں کو اس ترتیب سے تکلیف ہوتی ہے، کیونکہ یہ دونوں خبیث گروہ کتاب و سنت اور اجماع صحابہ کے مخالف ہیں‘۔[الشريعة للآجري:٤/١٧٦٧ بتصرف واختصار]

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وأجمعت عُلَمَاء السنة أَن أفضل الصَّحَابَة الْعشْرَة الْمَشْهُود لَهُم وَأفضل الْعشْرَة أَبُو بكر ثمَّ عمر بن الْخطاب ثمَّ عُثْمَان بن عَفَّان ثمَّ عَليّ بن أبي طَالب رضي الله عنهم أَجْمَعِينَ وَلَا يشك فِي ذَلِك إِلَّا مُبْتَدع مُنَافِق خَبِيث».[الكبائر ص٢٣٩]

’اہل سنت کا اتفاق ہے کہ ابو بکر پھر عمر، پھر عثمان پھر علی پھر دیگر عشرہ مبشرہ تمام صحابہ کرام سے افضل ہیں، صحابہ کرام کی اس افضلیت وترتیب میں بدعتی، منافق خبیثوں کے علاوہ کسی کو شک وشبہ لاحق نہیں ہے‘۔

- تمام صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم عادل اور امین ہیں۔ ان سے محبت کرنا دین، ایمان، احسان اور شرعی فریضہ ہے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب ہیں، ان سے بغض رکھنا اللہ کے غیظ وغضب اور قہر وعذاب کا موجب ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ».[صحیح مسلم: رقم ٦٤٨٨]

’میرے صحابہ میں سے کسی ایک کو بھی برا نہ کہو، تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرکے ان کے ایک بلکہ آدھا مد کھجور صدقہ کرنے کا اجر نہیں پا سکتا‘۔

اسی طرح فرمایا:

"لا يُبغِضُنا أهلَ البيتِ أحدٌ إلا أدخلَه اللهُ النارَ". [صحیح ابن حبان:۶۹۷۸،الصحيحة للألباني: ۲۴۸۸]

’ہم اہل بیت سے جو کوئی بھی بغض رکھے گا اللہ تعالی اسے جہنم میں داخل کرے گا‘۔

امام طحاوی رحمہ اللہ مسلمانوں کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ونحب أصحاب رسول الله ﷺ، ولا نفرط في حب أحد منهم ، ولا نتبرأ من أحد منهم ، ونبغض من يبغضهم، وبغير الخير يذكرهم، ولا نذكرهم إلا بخير، وحبهم دين وإيمان وإحسان، وبغضهم كفر ونفاق وطغيان".[العقيدة الطحاوية:۵۷]

’ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب سے محبت رکھتے ہیں، نہ کسی کی محبت میں غلو کرتے ہیں، اور نہ ہی کسی صحابی سے براءت کا اظہار کرتے ہیں، جو ان سے بغض رکھتا ہے، یا ان کی برائیاں کرتا ہے، ہم اس سے بغض رکھتے ہیں، ہم صحابہ کی صرف اچھائیاں بیان کرتے ہیں، اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان سے محبت دین، ایمان اور احسان ہے، اور ان سے بغض رکھنا، کفر، نفاق اور سرکشی ہے‘۔

چنانچہ سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا حسن، سیدنا حسین، سیدنا ابوسفیان، سیدنا معاویہ، سیدنا عمرو بن عاص، سیدنا مغیرہ بن شعبہ، سیدنا عمار بن یاسر، سیدنا ابو موسیٰ اشعری، سیدہ عائشہ و دیگر اُمہات المومنین اور جمیع صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی شان میں کسی بھی پلیٹ فارم پر صراحتاً یا اشارۃً توہین، تنقیص اور تعریض کرنا کفر، نفاق، طغیان اور اسلام میں طعنہ زنی و دین دشمنی ہے۔

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین اختلافات و مشاجرات کو بنیاد بنا کر ان میں سے کسی کی توہین و تنقیص اور تعریض کرنا سراسر باطل عمل اور واضح گمراہی ہے، کیونکہ ہر دو طرف کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم علم، اخلاص کی بنیاد پر مجتہد ہونے کے ناطے سے اکہرے یا دوہرے اجر کے مستحق ہیں، لہذا ان کے بارے میں اپنی زبانیں بند رکھنا اور کسی قسم کے تجزیے و تبصرے یا تحقیقات پیش کرنے سے گریز کرنا ضروری ہے۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إذا ذُكر أصحابي فأمسكوا»[المعجم الکبیر للطبرانی:۱۰۲۹۶ و تخریج الاحیاء للعراقی:۱/۵۰، الصحیحۃ للألبانی ۳۴]

'میرے صحابہ کرام کا ذکر آئے تو زبانوں کو روک لیا کرو'۔

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آپ اہل صفین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، تو انہوں نے جواب دیا:

«تِلْكَ دِمَاء طهر الله يَدي مِنْهَا ، فَمَا أحب أَن أخضب لساني مِنْهَا.»[العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية المروذي وغيره ت وصي الله عباس، ص۲۵۸]

'جس خون سے اللہ تعالی نے میرے ہاتھوں کو محفوظ رکھا ہے، میں اس سے اپنی زبان کو نہیں رنگنا چاہتا'۔

یہ قول الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ سلف میں سے اور کئی ایک شخصیات سے بھی مروی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وأما الحروب التي جرت، فكانت لكل طائفة شبهة اعتقدت تصويب أنفسها بسببها، وكلهم عدول ومُتأَوِّلون في حروبهم وغيرها، ولم يخرج شيءٌ ذلك أحدًا منهم من العدالة؛ لأنهم مجتهدون اختلفوا في مسائل من محل الاجتهاد..."[شرح مسلم للنووي:۸/۱۱۸]

'صحابہ کرام کے مابین ہونے والی جنگوں کی حقیقت یہ ہے کہ یہ غلط فہمیوں کے سبب تھا کیونکہ فریقین میں سے ہر ایک خود کو حق پر سمجھ رہا تھا، ان مشاجرات واختلافات کے باعث کوئی بھی دائرہ عدالت سے خارج نہیں ہوتا، کیونکہ وہ سب مجتہد تھے جن کا بعض اجتہادی مسائل میں اختلاف ہوا تھا'۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ – وَقَدْ نَهَى اللَّهُ عَنْهُ: مِنْ ذَمِّهِمْ أَوْ التَّعَصُّبِ لِبَعْضِهِمْ بِالْبَاطِلِ – فَهُوَ ظَالِمٌ مُعْتَدٍ".[مجموع الفتاوی:۴/۴۳۲]

'جو شخص بھی مشاجراتِ صحابہ میں گفتگو کرتے ہوئے بعض کی مذمت کرے اور بعض کی بے جا طرفداری تو وہ ظالم اور حد سے بڑھنے والا ہے، کیونکہ اللہ تعالی اس سے منع فرمایا ہے'۔

مزید فرماتے ہیں:

"إِمَّا مُجْتَهِدُونَ مُصِيبُونَ وَإِمَّا مُجْتَهِدُونَ مُخْطِئُونَ... إِنْ أَصَابُوا فَلَهُمْ أَجْرَانِ وَإِنْ أَخْطَئُوا فَلَهُمْ أَجْرٌ وَاحِدٌ وَالْخَطَأُ مَغْفُورٌ لَهُمْ."[مجموع الفتاویٰ:۳/۱۵۵]

'مشاجرات واختلافات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مجتہد ہونے کے ناطے درست ہوں تو دوہرے اجر کے یا خطا پر بھی ہوں تو اکہرے اجر کے مستحق ہیں اور ان کی غلطیاں اللہ تعالی نے معاف فرمادی ہیں'۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«اتفق أهل السنة على وجوب منع الطعن على أحد من الصحابة بسبب ما وقع لهم من ذلك...».

[فتح الباري» لابن حجر ۱۳/ ۳۴]

'اہلِ سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحابہ کے اختلافات کی بنیاد پر ان پر طعن و تشنیع کرنا قطعا جائز نہیں'۔

- صحابہ واہل بیت رضی اللہ عنہم کی توہین، تنقیص اور تعریض کرنے والا، اہل السنہ کے منہج، مسلمات، اجماعی عقائد سے منحرف ہے اور گمراہ ہے، اس کا اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں! خواہ وہ کوئی عام آدمی ہو یا کوئی خطیب وواعظ اور ذمہ دار ہو، یا کسی ادارے، تنظیم اور جماعت کا فرد ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے، جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی برائی کرتا ہے، تو آپ نے فرمایا:

«لا، ولَا كَرَامَةَ». [طبقات الحنابلة لابن أبي يعلى ۱/ ۲۸۵]

'اس کے پیچھے نماز نہ ادا کی جائے، ایسے شخص کی کوئی عزت نہیں ہے'۔

اسی طرح ایک سائل نے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا کہ میر اماموں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین کرتا ہے اور میں کبھی اس کے ساتھ کھاپی لیتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا:

«لَا تَأْكُلْ مَعَهُ».[السنة للخلال:٦٩٣]

'کھانے کی مجلس میں بھی اس کے ساتھ شرکت نہ کرو'۔

- ہم رافضیوں اور ناصبیوں کے فکر و عمل سے کھلا اظہارِ براءت کرتے ہیں اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ پر ظلم وبربریت ڈھانے والوں کے بارے میں ہمارا وہی موقف ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے:

"جس نے بھی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا، یا ان کی شہادت میں کسی طرح کی کوئی مدد کی، یا ان کی شہادت پر وہ کسی درجے میں خوش ہوا تو اس پر اللہ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرضی اور نفلی عبادت قبول نہ فرمائے"۔[مجموع الفتاوی:۴/۴۸۷]

❖ **تحفظِ شعائرِ اسلام**

شعائر اللہ اسلام کے ستون اور نظریاتی سرحدیں ہیں۔ قرآن، حرمین شریفین، مساجد، ارکانِ اسلام، قربانی، داڑھی اور حجاب وپردہ وغیرہ دین اسلام کی پہچان اور امتیازی علامتیں ہیں، ان میں سے کسی ایک کی بھی صراحۃً وارادۃً تحقیر وتضحیک اور استہزا وتمسخر اسلام کی اساسات پر حملہ اور اُنہیں مسمار کرنا ہے جو کہ موجبِ ارتداد وکفر یاباعثِ فسق ونفاق ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ ٱللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى ٱلْقُلُوبِ".[الحج:۳۲]

"جو کوئی اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ دین اور عبادات کا مذاق اُڑانا اور ان پر طعن کرنا مشرکوں، کفار اور دین کے مخالفین کا طریقہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

"وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ ٱتَّخَذُوهَا هُزُواً وَلَعِباً ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ". [المائدۃ:۵۸]

"اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو وہ اسے مذاق اور کھیل بنا لیتے ہیں۔ ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ وہ عقل نہیں رکھتے"۔

مزید فرمایا:

"يَا أَيُّها الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ".[المائدۃ:۵۷]

"اے ایمان والو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنایا، چاہے وہ اہلِ کتاب ہوں یا کفار"۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«وقد اتفق المسلمون على أن من استخف بالمصحف مثل أن يلقيه في الحش أو يركضه برجله إهانة له إنه كافر مباح الدم.»[مجموع الفتاوی ۸/۴۲۵]

’تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص قرآنِ مجید کی توہین کرے، مثلاً بطورِ اہانت اُسے بیت الخلا میں پھینک دے یا اسے پاؤں سے روندے، تو وہ کافر شمار ہو گا‘۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد إدریس اثری حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ مفتی عبد الولی حقانی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحنان سامرودی حفظہ اللہ

لجنة العلماء للإفتاء
ULAMA FATWA COUNCIL